بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۵۲/۱۷	۱۴ فتح ۱۳۴۲ ہش / ۲۶ رجب ۱۳۸۳ھ / ۱۴ دسمبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۹۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۳ دسمبر بوقت ۹½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی، عصر کے قریب ہلکی بے چینی ہو گئی تھی۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہنے کا وقت آ پہنچا

اے شمعِ اسلام و احمدیت کے پروانو! آؤ اور اپنی للّٰہیت کا ثبوت دو

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ہمارے مقدس دلّٰہی جلسہ سالانہ کے مبارک ایام اب بالکل قریب آ گئے ہیں۔ ہفتہ عشرہ کی بات ہے کہ ان شاء اللہ العزیز ہمارا یہ جلسہ جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے شروع ہو جائے گا اور احباب اس میں شمولیت کی غیر معمولی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے پاکستان کے کونے کونے سے اپنے مرکز کی طرف کھنچے چلے آئیں گے اور ربوہ کی مقدس سرزمین اور اس کے ماحول کو اپنے سجدہ ہائے شوق اور ذکر الٰہی کی کثرت سے معمور کر کے اُن عظیم الشان برکتوں، فضلوں اور رحمتوں سے مستفیض ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ کے ساتھ وابستہ فرمایا ہے۔

اس تعلق میں مَیں احباب جماعت کو ایک خاص بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس امر کے باوجود کہ احباب ہر سال ہی پہلے سال سے زیادہ تعداد میں آ کر جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں پھر بھی یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ جماعت کے ایک حصے نے اس الٰہی جلسہ کی عظمت اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں اس کی بنیادی اہمیت کو پورے طور پر نہیں سمجھا ہے۔ اگر سارے ہی احباب اس کی عظمت و اہمیت کو صحیح معنوں میں سمجھتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ آج سے بہت پہلے ہی اس میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز نہ کر جاتی۔ جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد کا ستر اسی ہزار تک ہی محدود رہنا اس امر پر دال ہے کہ جماعت میں ایک طبقہ ایسا ضرور ہے جو تا حال اس جلسہ کی اہمیت سے پورے طور پر آگاہ نہیں ہے۔ یہ صورتِ حال ہمارے لئے انتہائی فکر انگیز ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محض اپنے اجتہاد سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اُس کے اِذن کے ماتحت اس جلسہ کی بنیاد رکھی تھی اور فرمایا تھا:

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اسی لئے حضورؑ نے اس جلسہ میں شمولیت کی صرف عمومی رنگ میں ہی تحریک نہیں فرمائی بلکہ باقاعدہ ایک علیحدہ اشتہار کے ذریعہ ایک دائمی حکم نافذ فرما کر اپنے متبعین کو اس میں شامل ہونے کے لئے پکارا اور متبعین نے اس پکار پر لبیک کہتے ہوئے یہ پختہ عہد لیا کہ وہ تا زیست پورے عزم کے ساتھ سال بہ سال اس میں شامل ہوتے چلے جائیں گے اور اپنے اس عہد سے کبھی غافل نہیں ہوں گے۔

احباب کو یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ایک دائمی حکم کے ذریعہ جلسہ میں شمولیت کے لئے اپنے متبعین کو بلانے کا یہ پکار ایک مامور من اللہ کی پکار ہے اور قرآن مجید کی واضح تعلیم کی رو سے مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دیوانہ وار آ جمع ہونا بلا استثناء ہر مومن کا فرض منصبی ہے۔ خدا تعالیٰ نے مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہنے والوں کو فلاح کی ضمانت دی ہے اور لبیک کہنے سے جی چراتے والوں کو عذاب شدید سے ڈرایا ہے (الانفال آیت ۲۵، النور آیت ۶۴)

لہٰذا میں جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے امراء اضلاع و امراء مقامی کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رقم فرمودہ اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کی روشنی میں احباب جماعت پر جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات و فوائد کو واضح کرنے کا خاص اہتمام فرمائیں۔ اور احباب کو بزور تحریک فرمائیں کہ وہ نہ صرف امسال بلکہ تا زیست جلسہ سالانہ میں شامل ہوتے چلے جانے کا از سرِ نو پختہ عہد کریں۔ کوئی فردِ جماعت ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو استطاعت رکھنے کے باوجود امسال جلسہ سالانہ میں شامل نہ ہو۔

مجھے یقین ہے کہ اگر احباب پر جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات و فوائد واضح ہو جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ امسال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز نہ کر جائے اور پھر آئندہ اس میں سال بہ سال معتد بہ اضافہ نہ ہوتا چلا جائے۔

مَیں احباب جماعت سے بھی کہتا ہوں کہ اے مسیح محمدی کے انفاس قدسیہ کی بدولت نئی زندگی سے ہمکنار ہونے والو! آؤ اور اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دو۔ خدا کا مسیح تمہیں بلا رہا ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ دسمبر ۶۳ء

خدمتِ خلق کے ادارے اور ہمارے امراء

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے جناح سنٹرل ہسپتال کراچی سے ملحقہ امراض قلب کے قومی ادارہ کا سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے $\frac{12}{63}$ ۵ کو فرمایا ہے کہ

"دنیا کے کام طبقوں اور پیشوں کی تقسیم سے چلتے ہیں یہاں ہر شخص کو جائز طریقوں سے کمانے کا حق ہے لیکن اسلام نے امیروں کے لئے غریبوں کو اپنی دولت میں شریک کرنا لازمی قرار دیا ہے۔ اس حکم پر عمل کرنے کا سب سے اچھا طریقہ فلاح عام کے ادارے قائم کرنا ہے کیونکہ اکثر غریب خودداری کی بناء پر ہاتھ نہیں پھیلا سکتے۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ ابھی تک بہت تھوڑے امیروں نے اس طرح غریبوں کے لئے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا ہے لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کے بغیر قوم کو عروج نہیں ہوگا۔ اور امیروں کا عروج و زوال قوم سے الگ نہیں ہوگا۔"

ایک وقت تھا کہ متمول مسلمان رفاہِ عام کے کاموں میں سب اقوام سے آگے تھے۔ آج بھی آپ کو مکتبوں، مسجدوں اور سراؤں کی عظیم الشان عمارتیں جو مسلمان اہل ثروت نے تعمیر کی تھیں تمام اسلامی ممالک میں بکھری ہوئی نظر آسکتی ہیں۔ کوئی قدیم چھوٹا بڑا قصبہ ایسا نہیں جہاں مسلمانوں کے کارِ خیر کے نشانات نہ پائے جاتے ہوں۔ مسجدیں تو خیر آپ کو ہر گاؤں میں بھی ملیں گی لیکن آپ دیکھیں گے کہ سرائیں بھی قریباً ہر قصبہ میں اب بھی کھنڈرات کی صورت ہی میں سہی موجود ہیں۔ جہاں مسافر آکر ٹھہرتے اور جن کو ہر قسم کے آسائش کے سامان مہیا کئے جاتے۔ ہر شہر میں کئی کئی لنگر جاری ہوتے جہاں سے مسافروں اور غرباء کو کھانا تقسیم کیا جاتا۔ اور جس کے تمام اخراجات کوئی دولتمند برداشت کرتا۔

اسی طرح اور بہت سے خدمتِ خلق کے ادارے تھے جن کا خرچ امراء برداشت کرتے تھے۔ مثلاً شفاخانے ہوتے جہاں سے امیر و غریب مفت طبی مشورہ اور دوائیں حاصل کرتے۔ ان اداروں میں کام کرنے والے بھی بڑی دیانتداری کے ساتھ خدمات بجالاتے تھے۔ یہ تو ہمارے دیکھنے کی بھی بات ہے کہ اکثر طبیب کسی قسم کی فیس نہیں چارج کرتے تھے اور علاج بڑی توجہ سے کرتے بلکہ اپنے پاس سے دوائیں بھی مفت دیتے، ظاہر ہے کہ ایسا وہ اسی وقت کر سکتے تھے جبکہ دولتمند ان کی روپیہ پیسہ وغیرہ سے مدد کریں۔

سچی بات یہ ہے کہ دوسری اقوام نے خدمتِ خلق کی عادات مسلمانوں ہی سے سیکھی ہیں۔ اگرچہ ہندو مذاہب اور عیسائیت میں بھی پن دان اور خیرات کی تلقین موجود ہے تاہم جس طرح اسلام نے انفاق کو ایک بنیادی اصول کے طور پر پیش کیا ہے کسی دوسرے مذہب نے ایسا نہیں کیا۔ شروع ہی میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

الذین یقیمون الصلوٰۃ
ومما رزقنٰھم ینفقون

مطلب یہ ہے کہ عبادتِ الٰہیہ کے بعد خدمتِ خلق کا پہلا درجہ ہے۔ مما رزقنٰھم میں صرف روپیہ پیسہ کا ہی خرچ شامل نہیں بلکہ ہر قسم کا سرمایہ داخل ہے خواہ یہ تدبّر۔ ہنر یا اور قسم کی لیاقت ہو جس سے انسان دوسروں کی مدد کر سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جب انفاق اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے تو ایک مسلمان خواہ وہ کتنا ہی عبادت گزار کیوں نہ ہو۔ اس وقت تک صحیح معنوں میں مسلمان نہیں کہلا سکتا جب تک وہ اپنے تن من اور دھن سے اپنے بھائیوں کی خدمت بجا نہ لائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"دوسری قسم اللہ تعالےٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جائے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔" ([illegible])

پھر اسی جگہ آگے آپ فرماتے ہیں :-

"خالق کی اطاعت اس طرح سے کہ اس کی عزّت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بےعزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کے لئے ہزاروں موتوں کو قبول کرنے کے لئے طیار ہو اور اس کی فرمانبرداری میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضاجوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلادے کہ گویا وہ کھا جانے والی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتوں کے ساتھ بھاگنا چاہیے غرض اس کی مرضی ماننے کے لئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخموں سے مجروح ہونا قبول کر لے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات توڑ دے۔

اور خلق اللہ کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرق کی راہ سے قسّام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے۔ ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بےغرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہنچا دے اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگا دے۔" (ایضاً $\frac{61}{62}$)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الفاظ قرآن کریم کی آیۃ

بلیٰ من اسلم وجھہ
للّٰہ وھو محسن فلہ
اجرہٗ عند ربّہ ولاخوف
علیھم ولاھم یحزنون

کی تفسیر کرتے ہوئے استعمال کئے ہیں جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں واضح فرما دیا ہے کہ "انفاق" اسلام کا بنیادی اصول ہے۔

اس سے اب ذرا غور فرمائیے کہ ایک دولتمند اور صاحب ثروت مسلمان کے لئے مسلمان بننے کے لئے کتنا ضروری ہے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کی مدد کے لئے اپنے خزانوں کے دروازے کھول دے۔ یہی روح تھی جس کی وجہ سے ہر زمانے کے مسلمان پرلے درجہ کے مخیّر ہوتے آئے ہیں اور انہوں نے خدمتِ خلق کے عظیم الشان ادارے قائم کئے یہاں تک کہ ایک اسلامی شہر میں تعلیم مفت۔ علاج مفت اور کھانا مفت مل سکتا تھا۔ بلکہ موسم کے لحاظ سے بستر اور پہننے کے کپڑے بھی مفت حاصل ہو سکتے تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ایک اسلامی شہر میں کوئی انسان بھوکا ننگا نہیں سوتا تھا اور کوئی بیمار نہیں ہوتا تھا جس کا علاج مفت نہیں ہو سکتا تھا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک حقیقی اسلامی شہر میں آقا اور غلام کی کوئی تمیز نہیں ہوتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر غلام اسلامی ملکوں میں بادشاہوں کے رتبہ تک پہنچ گئے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کا پہلا شاہی خاندان خاندانِ غلاماں کہلاتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اس خاندان کے اکثر افراد غلام تھے۔ جن کو ان کے آقاؤں نے اسلامی اصول مساوات کی وجہ سے اپنے برابر کر لیا تھا۔

خیر یہ تو اسلامی مساوات کا پہلو ہے ہم یہاں جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ مسلمان امراء مسافروں اور مساکین کے لئے خرچ کرنا دو جہاں کی سعادت سمجھتے تھے۔ اور اپنی دولت میں تمام مخلوق کو حصہ دار خیال کرتے تھے۔ یہ درست ہے کہ بعض امراء نے نفس پرستی کا بھی مظاہرہ کیا ہے تاہم ایسے امراء بھی خدمتِ خلق کے اداروں کے قیام میں کسی سے پیچھے نہیں تھے۔

اس طرح صدر مملکت نے جو کہا ہے کہ

"اسلام نے امیروں کے لئے غریبوں کو اپنی دولت میں شریک کرنا لازمی قرار دیا ہے"

بالکل صحیح ہے اور مسلمان امراء کا یہ دینی فریضہ ہے کہ وہ اپنی دولت میں سے مساکین اور غرباء کا حصہ اپنی ذات پر نہ خرچ کریں بلکہ اس حد تک اپنے آپ کو امین خیال کریں اور یہ مال خدمتِ خلق کے اداروں کے قیام و استحکام پر صرف کریں۔ اور ایسے اداروں کے کارکنوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اس مال کو ان اغراض و مقاصد کے لئے صرف کریں جن کے لئے مال ان کی تحویل میں دیا جاتا ہے۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے پاکستان میں ہزاروں ایسے صاحبان ثروت موجود ہیں جو ایسے خدمتِ خلق کے ادارے قائم کر سکتے ہیں جہاں سے مساکین اور غرباء کی ضروریات پوری کی جا سکتی ہیں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار
"الفضل"
خود خرید کر پڑھے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نوراللہ مرقدہ کی حیاتِ مقدسہ پر ایک نظر

۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۰ء تک

آپ کی عظیم الشان خدماتِ سلسلہ اور مسلسل دینی جہاد

مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

قسط چہارم

۳۴ء کے واقعات

۱۵ جنوری ۳۴ء کو ہندوستان کے شمال مشرق میں ایک تباہ کن زلزلہ آیا۔ جس نے صوبہ بہار اور ریاست نیپال اور بنگال کے بعض حصوں میں ایک قیامت برپا کر دی اس زلزلہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ اپریل ۰۵ء کو یہ رویا دیکھا تھا کہ

"بشیر احمد کھڑا ہے وہ ہاتھ سے اشارہ کر کے کہتا ہے کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا (تذکرہ صفحہ ۷۱۲)

اس رویا میں جہاں اس تباہ کن زلزلہ کی خبر دی گئی تھی وہاں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ یہ زلزلہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی زندگی میں آئے گا اور ایسا ہوگا کہ ابتداءً آپ ہی اس پیشگوئی کی طرف توجہ دلائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ کی زندگی میں ہی یہ زلزلہ آیا اور پھر جماعت میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی طرف آپ کا ذہن ہی منتقل ہوا۔ آپ خود اس کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جب ۱۵ جنوری ۳۴ء کے زلزلہ کی خبریں اخبارات میں شائع ہوئیں تو اس کے چند روز بعد ایک رات میں نے یوں محسوس کیا کہ مجھے بے خوابی کا عارضہ لاحق ہے اور نیند نہیں آتی حالانکہ عموماً مجھے بے خوابی کی شکایت نہیں ہوا کرتی۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا مجموعہ "البشریٰ" اٹھا کر اسے پڑھنا شروع کیا اور میں صبح کے ساڑھے چار بجے تک اسے پڑھتا رہا۔ آخر میں میری نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس رویا پر پڑی کہ بشیر احمد شمال مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا۔ مگر اس وقت بھی مجھے یہ خیال نہیں آیا کہ اس میں ۱۵ جنوری والے زلزلہ کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے بعد تھوڑی دیر کے لئے میری آنکھ لگ گئی اور جب میں صبح اٹھا تو دن کے دوران میں اچانک ایک بجلی کی چمک کی طرح میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ خواب اسی زلزلہ پر چسپاں ہوتی ہے اور پھر جب میں نے اس کے حالات پر غور کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہی وہ زلزلہ ہے جو ہندوستان کے شمال مشرق میں آنا تھا جس کے بعد میں نے اس کا ذکر حضرت مولوی شیر علی صاحب اور بعض دوسرے دوستوں کے ساتھ کیا اور سب نے حیرت کے ساتھ اس سے اتفاق کیا کہ ہاں یہ وہی زلزلہ ہے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا ذکر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اب مناسب ہے کہ بشیر احمد ہی اس زلزلہ کے متعلق ایک مضمون لکھ کر شائع کرے۔"

(الفضل ۴ مارچ ۳۴ء صفحہ ۱۱)

چنانچہ "ایک اور تازہ نشان" کے زیرِ عنوان آپ نے اس پیشگوئی کے متعلق ایک ٹریکٹ لکھا جو بکثرت تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح آپ نے ان ایام میں ایک رسالہ "امتحان پاس کرنے کے گر" بھی شائع کیا۔ کیونکہ آپ نے یہ محسوس کیا کہ

"طالب علم محنت کر کے امتحانات کے لئے مقررہ کتابیں تو تیار کر لیتے ہیں لیکن امتحان دینے کے طریق اور فن کو نہیں جانتے جس کی وجہ سے بہت سے طالب علم باوجود تیاری کے امتحانوں میں فیل ہو جاتے ہیں یا کم از کم اتنے نمبر حاصل نہیں کر سکتے جو انہیں تیاری کے لحاظ سے حاصل کرنے چاہئیں۔"

یہ رسالہ طلباء کے لئے نہایت اعلیٰ ہدایات پر مشتمل ہے (رپورٹ مذکورہ بالا صفحہ ۱۶۹)

۱۷ جنوری ۳۴ء کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت عیدالفطر کی تقریب پر تمام جماعت قادیان کو دعوتِ طعام دی گئی۔ عورتوں اور بچوں کے لئے گھروں میں کھانا بھجوایا گیا اور تمام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان لوگوں نے جن کے نام قرعہ اندازی سے نکلے حضور کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں کھانا کھایا۔ اس دعوت کا جنرل انتظام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے سپرد تھا۔ (الفضل ۲۱ جنوری ۳۴ء)

جون ۳۴ء میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف جائنٹ ناظران بیت المال کا تقرر فرمایا۔ جن کا کام یہ تھا کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کی انجمنوں اور افراد کی مالی پوزیشن کی صحیح تشخیص کرائیں اور اس کے مطابق ہر ایک انجمن کے چندے کا بجٹ تیار کیا جائے۔ اس فیصلہ کے ماتحت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی جائنٹ ناظر بیت المال مقرر کیا گیا اور ضلع جالندھر اور ہوشیارپور کا علاقہ تشخیص بجٹ کے لئے آپ کے سپرد کیا گیا (الفضل ۱۴ جون ۳۴ء صفحہ ۲)

۴ اگست ۳۴ء کو آپ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی شادی کی تقریب پر مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے۔ (الفضل ۷ اگست ۳۴ء)

۱۵ مئی سے ۱۵ نومبر ۳۴ء تک حضرت مولوی شیر علی صاحب بسلسلہ ترجمۃ القرآن مری پہاڑ پر آن ڈیوٹی رہے۔ اس اثنا میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب قائم مقام ناظر تالیف و تصنیف کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ (رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ از یکم مئی ۳۴ء تا ۳۰ اپریل ۳۵ء صفحہ ۱۵۲)

نومبر ۳۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے امانت فنڈ کے خرچ اور روپیہ کی حفاظت کے لئے نو افراد پر مشتمل ایک کمیٹی قائم فرمائی۔ جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی شریک تھے (الفضل ۲۹ نومبر ۳۴ء صفحہ ۱۳)

دسمبر ۳۴ء میں آپ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ چند دنوں کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ (الفضل ۲۶ دسمبر ۳۴ء)

۳۵ء کے واقعات

۲۸ مارچ ۳۵ء کو سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں شہادتِ صفائی دینے کے لئے آپ گورداسپور تشریف لے گئے (الفضل ۳۱ مارچ ۳۵ء)

مئی ۳۵ء میں برائے تشخیص بجٹ کے لئے جو جائنٹ ناظر صاحبان بیت المال حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ان میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی شامل تھے۔ اس دفعہ ضلع ہوشیارپور جالندھر، لدھیانہ، ریاست ہائے نابھہ اور پٹیالہ کی جماعت ہائے احمدیہ کی تشخیص بجٹ کا کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ (الفضل ۱۰ مئی ۳۵ء صفحہ ۵)

۹ مئی ۳۵ء کو آپ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ اراضیات سندھ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے (الفضل ۱۱ مئی ۳۵ء)

مئی ۳۵ء میں جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے نے جو "سب کمیٹی برائے تجویز احمدیہ یونیورسٹی" کے سیکرٹری تھے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو لکھا کہ کمیٹی کا کام شروع کرنے کے لئے نظارت ایک رپورٹ مرتب کر دے اس کے بعد مجوزہ کمیٹی کام شروع کر سکے گی۔ چنانچہ وسط جون ۳۵ء میں آپ نے احمدیہ یونیورسٹی کے لئے ایک ڈھانچہ مرتب کر کے سیکرٹری صاحب کو بھجوا دیا (رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ از یکم مئی ۳۴ء تا ۳۰ اپریل ۳۵ء صفحہ ۱۵۸)

چونکہ آپ کی سابقہ تصنیفات سیرۃ خاتم النبیین حصہ اول اور سیرۃ المہدی حصہ اول عرصہ سے ختم ہو چکی تھیں اور ان کی مانگ زیادہ تھی۔ اس لئے ۳۵ء میں ان ہر دو کتب کا دوسرا ایڈیشن چھپوانے کے لئے ان کتابوں کی نظرثانی کی گئی۔ اور مناسب جگہوں پر مضامین کی اصلاح اور کمی بیشی کی گئی اور بعد تحقیق ضروری حوالہ جات بڑھائے گئے۔ بالخصوص سیرت خاتم النبیین حصہ اول میں کافی اضافہ کیا گیا۔ جس سے یہ کتاب ایک طرح سے گویا نئی کتاب بن گئی۔ یہ دونوں کتابیں ۳۵ء میں شائع کر دی گئیں۔ (رپورٹ مذکورہ صفحہ ۱۶۱)

اسی سال آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "پیغام صلح" کے انگریزی ترجمہ پر نظرثانی فرمائی۔ اور اسے بک ڈپو قادیان نے شائع کیا۔ اسی طرح مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز بی۔ اے کے انگریزی رسالہ "انبائے فارس" پر بھی آپ نے نظرثانی فرمائی (رپورٹ مذکورہ بالا صفحہ ۱۶۴)

آپ نے اپنی تصنیف سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم میں مسئلہ غلامی پر جو بحث فرمائی تھی

اس کا دوران سال میں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے انگریزی ترجمہ کیا اور آپ نے نظرثانی فرمائی اس کے بعد مئی ۱۹۳۵ء میں اسے "اسلام اور غلامی" کے نام سے ایک رسالہ کی صورت میں علیحدہ شائع کر دیا گیا۔
(الفضل ۴ جون ۱۹۳۵ء صـ۱۱)

آپ نے ناظر تعلیم و تربیت کی حیثیت سے جو عظیم الشان کام سرانجام دئے ان میں سے ایک اہم کام یہ ہے کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کا مجموعہ تیار کرانے کا کام اپنی نگرانی میں شروع فرمایا جس کی پہلی جلد دسمبر ۱۹۳۶ء میں شائع ہوئی۔ اسی طرح آپ کی تحریک پر ہی حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل نے محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے نام سے ایک نہایت ایمان افروز کتاب مرتب فرمائی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان عشق و محبت سے بھرے ہوئے کلمات طیبات پر مشتمل ہے جو آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فرمائے۔ یہ کتاب جنوری ۱۹۳۶ء میں شائع ہوئی۔
(رپورٹ مذکورہ بالا صـ۱۶۲ و صـ۱۶۳)

اس سال بھی آپ نے نظارت تعلیم و تربیت کے فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ نظارت تالیف و تصنیف کے فرائض بھی سرانجام دئے۔ چنانچہ آپ نظارت تالیف و تصنیف کی سالانہ رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"سال زیر رپورٹ میں اس نظارت کا ناظر انچارج خاکسار ہی رہا۔ خاکسار کے سپرد اصل کام نظارت تعلیم و تربیت کا ہے اور تالیف و تصنیف کے صیغے کا انتظامی کام زائد ہے۔"
(رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ ازیکم مئی ۱۹۳۵ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء صـ۱۳۳)

نومبر ۱۹۳۵ء میں آپ نے جماعت کے نام ایک پیغام میں تحریر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور رؤیا و کشوف کا مجموعہ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے "تذکرہ" تجویز فرمایا ہے نظارت تالیف و تصنیف کی مساعی سے شائع ہو گیا ہے دوست اس نعمتِ غیر مترقبہ کو جلد حاصل کریں۔
(الفضل ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء صـ۱۷)

اسی سال آپ کے بیٹے مکرم مرزا منیر احمد صاحب ایک دفعہ تبلیغ کے لئے جانے لگے تو آپ نے انہیں دس ہدایات سے نوازا جو ہر مربی اور معلم کے لئے آج بھی ایک قیمتی دستور العمل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ (الفضل ۱۲ مئی ۱۹۳۶ء صـ۵)

۱۹۳۶ء کے واقعات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو تعلیم و تربیت کے کام سے ابتداء سے ہی دلچسپی رہی ہے اور آپ نے اس سلسلہ میں بڑی ٹھوس اور نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں مگر اس کے ساتھ ہی آپ کو اس امر کا بھی شدت سے احساس تھا کہ جماعت کے بہت سے احباب نے ابھی اس کام کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ آپ خود اپنی ایک رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت کے بہت سے احباب نے تربیت کے کام کی اہمیت کو جیسا کہ سمجھنا چاہیئے نہیں سمجھا صرف کسی کو تبلیغ کے ذریعہ سے سلسلہ میں داخل کر کے سمجھ لیا جاتا ہے کہ وہ اپنے کام کو ختم کر چکے ہیں۔ حالانکہ حقیقت الامر یہ ہے کہ اس وقت سے کام شروع ہوتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنے بچے کو سکول میں تعلیم کی غرض سے داخل کرائے اور سمجھ لے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہے حالانکہ سکول میں محض داخل ہو جانا یا کروا دینا مقصد نہیں بلکہ تعلیم کو حاصل کرنا اور کرانا اصل مقصد ہے۔ اسی طرح کسی کو پیغام حق پہنچا کر سلسلہ حقہ میں محض داخل کرا دینا اصل مقصد نہیں بلکہ سلسلہ میں داخل کر کے تربیت کے ذریعہ روحانیت کے اس اعلےٰ مقام پر پہنچانا اصل مقصد ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا گیا۔" (رپورٹ سالانہ ازیکم مئی ۱۹۳۶ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء صـ۱۵۵)

یکم فروری ۱۹۳۶ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اراضیات سندھ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی حضور کے ساتھ گئے۔ (الفضل ۴ فروری ۱۹۳۶ء)

۱۲ مارچ کو قادیان میں وقار عمل منایا گیا تو جہاں اور بزرگان سلسلہ نے اپنے ہاتھ سے کام کیا وہاں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی اس وقار عمل میں شریک ہوئے اور آپ نے ریلوے روڈ کی درستی کا کام اپنے ہاتھ سے کیا۔ (الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء)

۱۶ مئی کو پھر وقار عمل منایا گیا اس میں حضرت امیر المومنین [illegible] مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور اپنے ہاتھ سے کام کیا۔ (الفضل ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء)

جولائی ۱۹۳۶ء میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پانچ انگریزی سیٹ مشہور لائبریریوں میں رکھوانے کے لئے اپنی گرہ سے خرید کر تقسیم فرمائے۔
(الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۳۶ء صـ۱۱)

اگست ۱۹۳۶ء میں آپ نے نظارت تعلیم و تربیت کی زیر نگرانی ایک ماہ کے لئے قادیان میں درس قرآن کریم اور درس عربی صرف و نحو کا اجراء فرمایا اور دوستوں کو تحریک فرمائی کہ وہ ان درسوں سے فائدہ اٹھائیں۔
(الفضل ۷ اگست ۱۹۳۶ء)

آپ کا ایک عظیم کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے اگست ۱۹۳۶ء میں گہری تحقیق کے بعد اس امر کا اعلان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخ پیدائش ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعہ ہے اس طرح ان تمام بحثوں کا خاتمہ ہو گیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کے سلسلہ میں کئے جاتے تھے۔
(الفضل ۱۱ اگست ۱۹۳۶ء)

اکتوبر ۱۹۳۶ء میں چونکہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلےٰ کو پنجاب اسمبلی کے الیکشن کے کام کے لئے عارضی طور پر نظارت علیا کے کام سے فارغ کیا گیا اس لئے صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۱۶۷ مورخہ ۱۰/۱۸/۳۶ کے مطابق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ۲۲ اکتوبر سے قائم مقام ناظر اعلےٰ تجویز کیا گیا۔ (الفضل ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء صـ۲)

۱۹۳۷ء کے واقعات

الیکشن کو کامیاب بنانے کے لئے آپ نے متواتر اعلانات اور مضامین کے ذریعہ تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کو توجہ دلائی کہ وہ چوہدری صاحب کی مدد کریں اور پولنگ کے موقع پر کوئی دوست غیر حاضر نہ رہیں۔ یہ مضامین ۱۹۳۷ء کے ابتدائی مہینوں کے الفضل میں شائع ہوئے۔

الیکشن کے کام سے فراغت کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپریل ۱۹۳۷ء میں پھر نظارت تعلیم و تربیت کا چارج لے لیا۔ (الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء و رپورٹ سالانہ از مئی ۱۹۳۶ء تا اپریل ۱۹۳۷ء صـ۱۵۳)

اسی سال کے ابتداء میں مصری فتنہ اٹھا جس میں مختلف قسم کے الزامات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعت احمدیہ کے بزرگوں پر لگائے گئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۶ جون ۱۹۳۷ء کو مسجد اقصےٰ میں ایک زبردست تقریر فرمائی جس میں ان تمام [illegible] سے سر مجلس حلفیہ بیانات لئے گئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی اس سلسلہ میں ایک حلفی بیان دیا۔
(الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۳۷ء صـ۱۸)

۲۷ اگست ۱۹۳۷ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تبدیلی آب و ہوا کے لئے پہاڑ پر تشریف لے گئے تو حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مقامی امیر اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔ (الفضل ۲۶ اگست ۱۹۳۷ء)

۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو حضور لاہور تشریف لے گئے تو اس موقع پر بھی حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مقامی امیر مقرر فرمایا۔
(الفضل ۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

اس مہینہ میں ابو الفضل محمود صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی نظمیں ایک ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیں۔
(الفضل ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء صـ۲)

نومبر ۱۹۳۷ء میں رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہونے پر آپ نے پھر دوستوں کو توجہ دلائی کہ وہ اس مہینہ میں کم از کم اپنی ایک کمزوری دور کرنے کا عہد کریں اور پھر ان کی سہولت کے لئے اکٹھے کمزوریوں کی ایک طویل فہرست شائع فرمائی اور تحریک کی کہ ان میں سے جو جو کمزوریاں کسی میں پائی جاتی ہوں۔ ان میں سے کسی ایک کو چن کر اپنے دل میں خدا تعالےٰ کے ساتھ پختہ عہد باندھیں کہ وہ اس کے فضل اور توفیق کے ساتھ آئندہ اس کمزوری سے کلی طور پر مجتنب رہیں گے۔
(الفضل ۵ نومبر ۱۹۳۷ء)

سالانہ رپورٹ سے ظاہر ہے کہ اس رمضان میں ۶۰۴ احباب نے یہ عہد کیا ایسے تمام دوستوں کے نام حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جاتے رہے۔
(رپورٹ مئی ۱۹۳۷ء تا اپریل ۱۹۳۸ء صـ۱۶۹)

آخری عشرہ میں آپ نے دوستوں میں "تحریک مصالحت" فرمائی یعنی اس امر پر زور دیا کہ دوست اپنے دلوں کو ہر ایک قسم کے غصّہ اور کینہ اور حسد اور بغض سے پاک کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تعلیم پر عمل کریں کہ

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔"

(الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۳۷ء)

۱۹۳۸ء کے واقعات

۲۰ جنوری ۱۹۳۸ء کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں لاہور تشریف لے گئے (الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۳۸ء)

۲۷ اپریل ۱۹۳۸ء کو حضور اراضیات کے معائنہ کے لئے سندھ تشریف لے گئے مقامی امیر حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مقرر فرمایا (الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۳۸ء)

آپ کی امارت کے دوران قادیان میں ہیضہ کی وبا کا خطرہ محسوس ہوا اس پر آپ نے فوراً انسدادی تدابیر اختیار کرنے اور بلا لحاظ مذہب و ملت تمام باشندگان قادیان کے لئے انتظامات کرنے کا خاص ارشاد فرمایا اور خود ضروری ہدایات لکھ کر تمام محلوں میں بھجوائیں تاکہ سب لوگوں کو سنا دی جائیں تمام کنوؤں میں کرم کش دوائی ڈالی گئی اور ٹیکہ لگوانے کا فوری انتظام کر دیا گیا الحمد للہ کہ ان تدابیر کے نتیجہ میں ہیضہ کا کوئی ایک کیس نہ ہوا اور معمولی بیمار اچھے ہو گئے (الفضل ۱۰ مئی ۱۹۳۸ء)

جون ۱۹۳۸ء میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب چند روز کے لئے مری تشریف لے گئے تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو قائمقام ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا (الفضل یکم جولائی ۱۹۳۸ء ص ۲) جولائی ۱۹۳۸ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت آپ نے نظارت تعلیم و تربیت کا چارج حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو دے دیا اور خود سیرۃ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی تکمیل میں مصروف ہو گئے (الفضل ۵ جولائی ۱۹۳۸ء)

۱۸ ستمبر ۱۹۳۸ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور تشریف لے گئے تو حضور نے پھر مقامی امیر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مقرر فرمایا۔ (الفضل ۲۰ ستمبر ۱۹۳۸ء)

۹ نومبر ۱۹۳۸ء کو حضرت مولوی شیر علی صاحب و درد صاحب مرحوم۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ولایت سے تشریف لائے تو ان کے استقبال کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بٹالہ تشریف لے گئے (الفضل ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء)

دسمبر ۱۹۳۸ء میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی علالت کی وجہ سے نظارتوں میں پھر کچھ رد و بدل کیا گیا اور ایک ماہ کے لئے آپ کو نظارت تعلیم و تربیت اور نظارت تالیف و تصنیف کا چارج دیا گیا (الفضل ۱۰ دسمبر ۱۹۳۸ء)

۱۹۳۹ء کے واقعات

۸ جنوری ۱۹۳۹ء کو حضور نے پھر لاہور تشریف لے جانے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مقامی امیر مقرر فرمایا (الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۳۹ء) جنوری ۱۹۳۹ء میں مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک کی توسیع کے لئے چندہ میں کمی واقع ہوئی تو آپ نے دوستوں کو تحریک فرمائی کہ وہ خاص توجہ سے کام لے کر ایک دو ماہ کے اندر اندر مطلوبہ رقم جمع کرا دیں (الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۳۹ء)

۱۴ مارچ ۱۹۳۹ء کو چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت پر ۲۵ سال پورے ہو رہے تھے اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے محترم جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے جماعت سے اپیل کی کہ وہ اس خوشی میں حضور کی جوبلی منائی جائے اور اس موقعہ پر حضور کی خدمت میں ۳ لاکھ روپے کی رقم بطور نذرانہ پیش کی جائے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ۱۴ جنوری اور ۹ فروری ۱۹۳۹ء کے الفضل میں اس بارہ میں دوستوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور اس بارہ میں مشورہ دیا کہ خلافت جوبلی کب اور کس طرح منائی جائے

۲۶ مارچ ۱۹۳۹ء کو جلسہ خلافت جوبلی کے پروگرام کی تکمیل کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی شامل تھے اور جو تجاویز احباب کی طرف سے موصول ہوئی تھیں وہ سب اس کمیٹی کے سپرد کر دی گئیں۔ اس کمیٹی نے ۲۹ مارچ ۱۹۳۹ء کو ۲۵ تجاویز پاس کیں جو مجلس مشاورت میں پیش ہوئیں۔ سب کمیٹی مشاورت نے کچھ تغیر و تبدل کر کے ۱۲ تجاویز رکھیں جن کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ جات فرمائے اور جملہ انتظامات متعلقہ جوبلی سرانجام دینے کے لئے ایک اور سب کمیٹی مقرر کی گئی اس سب کمیٹی میں بھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب شریک تھے اور چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب اس کے صدر تھے۔

(روئیداد جلسہ خلافت جوبلی)

مکرم چوہدری صاحب چونکہ ملک سے باہر تشریف لے گئے اس لئے آپ کی عدم موجودگی میں آپ کے منشاء کے ماتحت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صدارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے (روئیداد جلسہ خلافت جوبلی ص ب) والٹیر احمدیت کے ڈیپوٹیشن کے لئے بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک کمیٹی مقرر فرمائی تھی جس کے ممبران میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی شامل تھے (روئیداد ص ج)

جلسہ جوبلی کے پروگرام اور انتظامات کے لئے جو سب کمیٹی قائم کی گئی تھی اس نے ایک تجویز یہ پیش کی تھی کہ :-

"اس تقریب پر ایک مختصر رسالہ تصنیف کرا کے شائع کیا جائے جس میں سلسلہ کی مختصر تاریخ اور اس کے مخصوص مذہبی عقائد اس کی اغراض و غایت اور اس کے نظام وغیرہ کے متعلق موثر اور دلکش پیرایہ میں حالات درج ہوں اور حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سے خواہش کی گئی کہ وہ ایسا رسالہ تحریر فرما دیں (رپورٹ مشاورت ۱۹۳۹ء ص ۵۱)

لیکن جب سب کمیٹی نظارت علیا کے سامنے یہ معاملہ زیر غور آیا۔ تو حضرت میر صاحب نے فرمایا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلسلہ احمدیہ کے نام سے جو کتاب لکھ رہے ہیں وہ اس موقعہ پر لوگوں کو پیش کی جا سکے گی نیز الفضل کا خاص نمبر بھی اس ضرورت کو پورا کر دے گا۔ اس لئے کسی اور کتابچہ کی ضرورت نہیں۔ (رپورٹ مشاورت ص ۵۲، ۵۳) سب کمیٹی نے اس بات کو تسلیم کر لیا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب "سلسلہ احمدیہ" کو ہی جو زیر تصنیف تھی اس غرض کے لئے کافی سمجھ لیا گیا۔

جون ۱۹۳۹ء میں آپ نے اعلان فرمایا کہ گذشتہ سال مجھے قادیان کے حلقہ میں خلافت جوبلی فنڈ کے چندہ کی فراہمی کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکرگذار ہوں اور اس سے اتر کر دوستوں کا بھی شکرگذار ہوں کہ اس کام میں خدا کے فضل اور دوستوں کے مخلصانہ تعاون سے امید سے بڑھ کر کامیابی ہوتی ہے۔ یعنی جہاں قادیان کے ذمہ پچیس ہزار روپیہ کی رقم لگائی گئی تھی وہاں دوستوں نے عملاً بیالیس ہزار کے وعدے لکھائے اور عملاً تینتیس ہزار دو سو چوالیس روپے وصول بھی ہو چکے ہیں (الفضل ۲۰ جون ۱۹۳۹ء ص ۵)

۲۲ اگست ۱۹۳۹ء کو آپ ڈلہوزی تشریف لے گئے اور ۳ اکتوبر کو واپس آ گئے (الفضل ۲۹ اگست و ۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

دسمبر ۱۹۳۹ء میں جلسہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر آپ کی معرکۃ الآراء تصنیف سلسلہ احمدیہ شائع ہو گئی۔ یہ کتاب ۴۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۹۴۰ء کے واقعات

۱۹۴۰ء میں بھی آپ سیرۃ النبی خاتم النبیین حصہ سوم کی تصنیف کے کام میں مشغول رہے۔ پہلے صدر انجمن احمدیہ نے آخر اپریل ۱۹۴۰ء تک آپ کو ریزولیوشن ۳۷۴ / ۲۱-۱۱-۳۹ کے مطابق نظارتوں کے کام سے فارغ رکھا مگر بعد میں آپ کی اس میعاد کو بڑھا دیا گیا۔

اگست ۱۹۴۰ء میں آپ نے ایک نقشہ "ماحول قادیان" نامی شائع فرمایا جو قادیان کے گردو نواح میں زمین اور اراضیات خریدنے کے خواہشمند احباب کے لئے نہایت مفید معلومات پر مشتمل تھا۔ اس نقشہ میں قادیان کے ارد گرد کا دس دس میل تک کا علاقہ دکھایا گیا۔ اور دیہات کی حدود اور اہم راستوں اور نہروں کے علاوہ تھانوں اور ذیلوں کے صدر مقام۔ موٹروں کے اڈے، ڈاک بنگلے اور سکول وغیرہ دکھائے گئے اور نقشہ میں ہر گاؤں کے متعلق یہ اندراج کیا گیا کہ اس میں کس قوم کی آبادی ہے یہ نقشہ کتابی صورت میں تہہ کر کے جیب میں بھی رکھا جا سکتا تھا اور نقشہ کے نیچے کپڑا لگا ہوا تھا یہ نقشہ تبلیغ اور تنظیم اور خرید اراضیات کے لئے یکساں مفید اور موثر تھا۔

(الفضل ۷ اگست ۱۹۴۰ء)

اکتوبر ۱۹۴۰ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جماعت کو خاص طور پر دعاؤں سے کام لینے و صدقہ خیرات کرنے کی تحریک فرمائی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بلند مقام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے یہ نہایت ہی لطیف نکتہ بیان فرمایا کہ

"جب کسی براڈ کاسٹنگ سٹیشن سے کوئی برقی پیغام مضامین نشر کیا جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کی طاقت سب ریڈیو سٹوں کے لئے ایک ہی جیسی ہوتی ہے۔ مگر باوجود اس کے ہر ریڈیو سیٹ اسے مختلف طاقت کے ساتھ قبول کرتا ہے اور اسی کی طاقت کے مطابق اس کے اندر سے آواز نکلتی ہے یعنی بڑے سیٹ سے بلند آواز کے ساتھ نکلتی ہے اور چھوٹے سیٹ سے دھیمی آواز نکلتی ہے یعنی بڑے سیٹ سے بلند آواز کے ساتھ نکلتی ہے اور چھوٹے سیٹ سے دھیمی آواز کے ساتھ اسی طرح انبیاء اور خلفاء اور ان کی جماعتوں کا حال ہے کہ وہ بھی خدا کی نصرت کو اپنی طاقت اور ظرف کے مطابق قبول کرتے ہیں اور اپنی طاقت سے زیادہ کی برداشت نہیں رکھتے"

اس مثال کے بعد آپ نے فرمایا :-

"گو خدا وہی ہے اور وہی رہے گا مگر اس کی نصرت کا اظہار نصرت حاصل کرنے والے کے ظرف اور قوت جذب پر موقوف ہے اور یقیناً خدا نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو جو ظرف عطا کیا ہے وہ ایک غیر معمولی ظرف ہے جو بہت کم لوگوں کو ملتا ہے پس آپ سے محروم ہونے سے ہم صرف آپ کی ذات سے ہی محروم نہیں ہوں گے بلکہ ان خدائی جلوہ نمائیوں سے بھی محروم ہو جائیں گے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وسیع ظرف کے ساتھ مخصوص ہیں" (الفضل ۵ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

۲۳ دسمبر ۱۹۴۰ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتظامات جلسہ سالانہ کا معائنہ فرمایا تو ارشاد فرمایا کہ ... [illegible]

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی وفات پر تعزیتی قرار دادیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم محترم حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۶۳ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ان خواتین مبارکہ میں سے تھیں جن کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی گئی تھی۔ ایسے پاک وجود کے سانحہ ارتحال پر ہمارے قلوب بے حد حزیں ہیں اور ہم دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے مدارج بلند فرمائے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام خصوصاً سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت مرحومہ کے فرزندان محترم مرزا وسیم احمد صاحب اور بیگم صاحبہ اور محترم مرزا نعیم احمد صاحب اور مرحومہ کی ہمشیرہ محترمہ بیگم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ لاہور اور شیخ صاحب موصوف اور خاندان حضرت سیٹھ ابو بکر یوسف صاحبؓ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ ربوہ

قرارداد تعزیت نامہ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحب۔ ہم حضرت سیدہ موصوفہ ام وسیم احمد صاحب مرحومہ مغفورہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی المناک وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں اور اپنے جذبات غم اس دعا کے ساتھ حضور کی خدمت عالی میں پہنچاتی ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت سیدہ مرحومہ کو بلند مقام جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ پر اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ پر اپنے انوار و برکات کی بارشیں نازل فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحب کو ان خواتین مبارکہ میں شمولیت کا فخر حاصل تھا۔ جس کے متعلق پیشگوئیاں حضرت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں۔ سیدہ محترمہ منکسر المزاج خوش طبع اور عوام سے ہمدردی رکھنے والی خاتون تھیں اکثر غرباء گھروں میں خیریت دریافت کرنے کے لئے پہنچ جاتی تھیں آپ متمول گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں مگر جب خدا کے مسیح کے گھر میں آئیں۔ تو اسی ماحول کو اپنا لیا آپ نے اپنے دو فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جو بفضل تعالیٰ سلسلہ احمدیہ کے اہم فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور ان پر اپنا بیش از بیش فضل فرمائے آمین۔ آخر میں ہم ایک دفعہ پھر حضور اقدس کی خدمت عالیہ میں نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اور آنحضرت مرحومہ کے ہر دو فرزند صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کی روح پر پہلے سے زیادہ رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔ (ممبرات لجنہ ربوہ)

جماعت احمدیہ کراچی

جماعت احمدیہ کراچی کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس المناک سانحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور سیدہ موصوفہ مرحومہ کی اولاد کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سیدہ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیز ان کی اولاد اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کراچی۔

تاریخ احمدیت حصہ چہارم

عہد خلافت اولیٰ کی جامع اور مستند تاریخ

- مبسوط دیباچہ از جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ
- حجم پونے سات سو صفحات۔ کتابت و طباعت معیاری۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف آٹھ روپے

تاریخ احمدیت کی چوتھی جلد خدا کے فضل سے شائع ہو گئی ہے۔ اس جلد میں حاجی الحرمین حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت کی جامع اور مستند تاریخ درج ہے۔ اس طرح آپ کے زندہ جاوید کارناموں کی تفصیلی اور مکمل سوانح حیات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس کتاب میں بہت سی نئی اور نایاب معلومات درج کی گئی ہیں۔ جن سے حضرت خلیفۃ المسیح اول اور آپ کے عہد خلافت کی متعدد گمشدہ کڑیوں کا حیرت انگیز انکشاف ہوتا ہے۔ کتاب متعدد قیمتی تصاویر سے بھی مزین ہے اور ایک بار دیکھنے اور پڑھنے کے قابل ہے۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

یہ ایمان افروز مجموعہ محدود تعداد میں شائع ہوا ہے۔ فوراً حاصل کریں۔ کیونکہ یہ کتاب آپ کو تمام ان کتب سے مستغنی کر دے گی۔ جو اس موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ یا لکھی جائیں گی۔

باوجود ضخیم ہونے کے قیمت صرف اتنی رکھی گئی ہے۔ جتنی اصل لاگت ہے۔ ربوہ کے ہر کتب فروش سے مل سکتی ہے۔

ابو المنیر نور الحق مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

48

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو کسی ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر مع وجہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کے بعد دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

ضروری نوٹ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۱۶۶:- میں حاکم بی بی بیوہ چوہدری جیون خان مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن چک ۳۳۲/ج ب۔ ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۷/۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے $\frac{1}{8}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد یا ایسی رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{8}$ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپے جو بذمہ خاوند مرحوم واجب الادا ہے جس کی ادائیگی کی ذمہ داری میرے بڑے بیٹے چوہدری شریف احمد نے لی ہے (۲) میرے کچھ زیورات تھے جو میں نے اپنے چچا مولوی تاج الدین صاحب ناظم دار القضاء ربوہ کے ذریعہ زمانہ قادیان میں ۷۵۰/- روپے میں فروخت کر کے اپنے بیٹوں پر خرچ کر دیئے تھے جس کی ادائیگی میرے بڑے بیٹے موصوف نے اپنے ذمہ لے لی ہے میری اپنی کوئی آمد نہیں میری تمام ضروریات میرے بیٹے پوری کر رہے ہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کا $\frac{1}{8}$ حصہ بھی ادا کروں گی۔

الامۃ۔ نشان انگوٹھا۔ موصیہ گواہ شد شریف احمد پسر موصیہ گواہ شد تاج الدین لائل پوری ناظم دار القضاء ربوہ

مسل نمبر ۱۷۱۶۹:- میں بشریٰ اقبال زوجہ چوہدری محمد اقبال ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲۴/۵/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہیں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند گلے کے ایک جوڑی طلائی وزنی ۱ تولہ مالیتی ۱۲۰/- روپے بالیاں ایک جوڑی طلائی وزنی $\frac{1}{2}$ تولہ ۶۵/- روپے ایک عدد سنگر مشین مالیتی ۳۵۰/- روپیہ کل میزان ۱۵۳۵/- روپے اگر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر کے یا جائداد کا کوئی حصہ حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ الامۃ۔ بشریٰ اقبال گواہ شد ملک منیر احمد خان مکان نمبر ۱۱۱/k ظفر الحق روڈ راولپنڈی گواہ شد محمد اقبال خاوند موصیہ $\frac{K}{111}$ ظفر الحق روڈ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۷۰:- میں امۃ العلی بیگم حبیب بنت شیخ کنظیم الرحمان صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ڈاک خانہ خاص ضلع راولپنڈی حال دار الصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۰/۵/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنی جائداد مندرجہ ذیل اور آمد جو بھی ہوگی کے $\frac{1}{10}$ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰/- روپے (۲) زیور گلہ طلائی وزنی ۷ ماشہ در ۱۲۵/- روپے فی تولہ مالیتی ۷۳/- روپے نیکلس طلائی وزنی ۱ تولہ ۷ ماشہ مالیتی ۱۹۸/- روپے ۴ عدد طلائی انگوٹھیاں وزنی ۲ تولہ ۳ ماشے مالیتی ۲۸۱/- روپے گلہ طلائی وزنی ایک تولہ ۵ ماشہ مالیتی ۱۷۷/- روپے کڑے طلائی وزنی ۴ تولے ۵ ماشے میزان ۱۰ تولے ۳ ماشے مالیتی ۱۲۸۱/- روپے میری آمد اس وقت کوئی نہیں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ امۃ العلی بیگم حبیب گواہ شد شیخ کنظیم الرحمٰن دار الصدر شرقی ربوہ گواہ شد شیخ لطف المنان خاوند موصیہ دار الصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۱۷۱۷۱:- میں گل بی بی بیوہ داؤد جان مرحوم قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۱۶/۵/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت چاندی کی چوڑیاں وزنی ۳۶ تولے قیمت ۳۶ روپے میرا مہر ۴ ہزار روپیہ سکہ کابلی تھے جس کے عوض خاوند نے مجھے زیور دیا تھا میرے خاوند کو احمدیت کی وجہ سے انہوں نے شہید کر دیا میرا تمام زیور اس کے چچا نے چھین لیا میں وطن سے چوری چھپے اپنی لڑکی بھاگ یہ چاندی کی چوڑیاں بچی ہیں جو پہلے وصیت میں لکھ دی ہیں میں ان کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اس کے علاوہ مجھے ۵/- روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے میں اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں کوئی اور آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی الامۃ نشان انگوٹھا موصیہ گواہ شد۔ سید نیاز محمد ولد غلام محمد صاحب مرحوم بیت السخاوت دار الصدر ربوہ گواہ شد مرزا محمد حسین ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بیت السخاوت دار الصدر۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۷۲:- میں امینہ بیگم بنت داؤد جان کابلی مرحوم قوم افغان پیشہ تعلیم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دفتر لجنہ اماء اللہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۵/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا باپ علاقہ کابل میں شہید کیا گیا میں اپنی والدہ کے ہمراہ ربوہ آ گئی۔ سکول میں داخل ہوں مجھے ۵/- روپے وظیفہ ملتا ہے میں اس کے $\frac{1}{10}$ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر میں اس کے علاوہ کوئی اور آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی الامۃ :- امینہ کابلی۔ بنت داؤد جان کابلی شہید افغانستان۔ گواہ شد۔ مرزا محمد حسین حقی مسیح ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بیت السخاوت دار الصدر ربوہ گواہ شد سید نیاز محمد ولد غلام محمد صاحب مرحوم بیت السخاوت دار الصدر ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۷۳:- میں شریف احمد ولد علی محمد قوم مندرانی بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی مندرانی ڈاک خانہ منگر وکھ تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۹/۵/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۳۸/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد شریف احمد ہیلپر واپڈا پاور ہاؤس پیراں غائب ضلع ملتان۔ گواہ شد الطاف احمد۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پیراں غائب ضلع ملتان گواہ شد الطاف حسین قیسی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملتان۔

مسل نمبر ۱۷۱۷۴:- میں قریشی محمد الیاس احمد ولد قریشی عباس علی خان قوم قریشی پیشہ درزی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور ٹیلرنگ ہاؤس اسلم روڈ ڈاک خانہ جمشید کراچی نمبر ۵ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں ٹیلرنگ کا کام سیکھتا اور کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے تقریباً ۸۰/- روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد قریشی محمد الیاس۔

گواہ شد۔ محمد غیاث قریشی سیکرٹری وصایا حلقہ جات۔

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

درخواست دعا

مکرم محترم مبارک احمد صاحب ارشاد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے ناک کی ہڈی کا اپریشن کروایا ہے اب ان کا دوسری مرتبہ اپریشن ہونے والا ہے۔

اسی طرح ایک مخلص خادم لفٹیننٹ عبد المومن صاحب بھی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے ان ہر دو مخلص بھائیوں کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (نائب ناظم اصلاح و ارشاد کراچی)

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی وفات پر

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی قرارداد تعزیت

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی وفات پر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان نے اپنے اجلاس منعقدہ ۸ دسمبر ۶۳ء میں حسب ذیل قرارداد تعزیت منظور کی:-

" مجلس تحریک جدید کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ناگہانی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ سیدہ مرحومہ کو اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر و استقامت بخشے۔

حضرت سیدہ مرحومہ کو ۳۸ سال تک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی رفاقت کا شرف حاصل رہا ہے نیز آپ الٰہی الہامات کے تحت ان خواتین مبارکہ میں شامل ہوئیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل کو بڑھانے کا موجب ہوئیں انکسار۔ تقویٰ سادگی اور غریب پروری آپ کے خاص اوصاف تھے۔

آپ کی وفات جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آپ کے دونوں صاحبزادگان اور تمام افراد خاندان کے لئے سانحہ ہے وہاں جماعت کے لئے بھی بڑا صدمہ ہے ہم جملہ ارکین مجلس تحریک جدید حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ آپ کے دونوں صاحبزادگان نیز حضرت سیدہ مرحومہ کی ہمشیرہ محترمہ اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ گہری ہمدردی اور غم کا اظہار کرتے ہیں۔

قادیان جانے والے احباب کیلئے ضروری ہدایت

(حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں)

بعض مصالح کے تحت فیصلہ کیا گیا تھا کہ جو احباب اپنے عزیزوں کی ملاقات یا شعائر اللہ کی زیارت کے سلسلے میں قادیان جائیں وہ نظارت خدمت درویشاں سے اس کی باقاعدہ تحریری منظوری لے کر جائیں اب دیکھا گیا ہے کہ کچھ عرصہ سے اس ہدایت کی کما حقہ پابندی نہیں ہو رہی لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب جماعت کو پھر یہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ احباب اس کی پابندی اختیار فرمائیں۔

اجازت حاصل کرنے کے سلسلہ میں جو درخواست نظارت ہذا میں بھجوائی جائے اس پر امیر مقامی کی سفارش کا ہونا ضروری ہے۔

ربوہ کے محلہ باب الابواب میں مسجد کا سنگ بنیاد

ربوہ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۶۳ء بروز بدھ ۹ بجے صبح محلہ باب الابواب میں تعمیر کی جانے والی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا آپ نے سب سے پہلے وہ اینٹ بنیاد میں رکھی جس پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دعا فرمائی تھی پھر آپ نے اپنی طرف سے ایک اینٹ رکھی ازاں بعد محترم محمد بوٹا خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بی اے بی ٹی۔ مکرم چوہدری علی اکبر صاحب زعیم مجلس انصار اللہ باب الابواب اور مکرم کیپٹن ملک محمد عبداللہ خان صاحب نے بنیاد میں اینٹیں رکھیں ازاں بعد حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مسجد کی تعمیر کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کے سامان بہم پہنچائے اور اہل محلہ کو اسے پوری طرح آباد رکھنے اور اس کی برکات سے متمتع ہوتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔

انصار اللہ کو یاددہانی

مجلس انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ر دسمبر کو ختم ہو رہا ہے اس سال کے انصار اللہ کے ہر قسم کے چندہ جات مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں عہدہ داران توجہ فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہنے کا وقت

(بقیہ صفحہ ۱)

اور بلا بھی رہا ہے تمہارے اپنے فائدہ کے لئے۔ آؤ اور دیوانہ وار آؤ اور اس کثرت سے آؤ کہ آنیوالوں کی تعداد بہر طور ایک لاکھ سے تجاوز کر جائے۔ اور دنیا دیکھ لے کہ مسیح محمدی نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر اور حضور کے طفیل جن لوگوں کو اپنی قوت قدسیہ سے زندہ کیا ہے وہ ایسے زندہ ہوئے ہیں کہ اب کبھی مر نہیں سکتے۔ وہ نہ صرف خود زندہ ہیں بلکہ ایک دنیا کو زندگی سے ہمکنار کرنے کا وسیلہ بھی وہی ہیں۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب کو جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کو سمجھتے ہوئے حضور علیہ السلام کی آواز پر اس شان سے لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے کہ کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جو بجز موانع قویہ کے اپنے مرکز میں بے اختیار کھنچا چلا نہ آئے۔ اے خدا! تو آسمان سے فرشتے نازل فرما جو لوگوں کے دلوں میں تحریک کر کے انہیں دیوانہ وار اپنے مرکز میں کھینچ لائیں اور پھر انہیں تیرے حکم سے اُن برکتوں فضلوں اور رحمتوں سے مالا مال فرما دیں جن کا شمولیت اختیار کرنے والوں کے حق میں تو نے اپنے مسیح کے ذریعہ وعدہ فرمایا ہے۔ اے رب الوریٰ تو ایسا ہی کر اور ہمیں اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے نواز۔ تجھ کو سب قدرت حاصل ہے۔ کوئی بات تیرے قبضہ قدرت سے باہر نہیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

تربیتی اجلاس

ربوہ ۷۔ مورخہ ۱۵ر دسمبر بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد گولبازار میں حلقہ کی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک اہم تربیتی اجلاس منعقد ہو رہا ہے جس میں امید ہے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی خطاب فرمائیں گے خدام و اطفال کے علاوہ انصار صاحبان کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار ربوہ)

ربوہ میں باران رحمت کا نزول

ربوہ ۱۳ر دسمبر۔ کل مورخہ ۱۲ر دسمبر کو یہاں قریباً تمام دن مطلع ابر آلود رہا قبل دوپہر بہت تیز ہوا چلتی رہی۔ ڈیڑھ بجے سے کچھ دیر بعد خاصی تیز بارش ہوئی جو قریباً پون گھنٹہ جاری رہی۔ بعد ازاں تمام رات مطلع ابر آلود رہا۔ آج صبح مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہے۔

بارش کے بعد سے خنکی بڑھ گئی ہے اور گرد بیٹھ جانے کے باعث موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۵)

" ایک ایسا افسر بھی ہونا چاہیئے کہ اگر کسی طرف سے کسی لحاظ سے کوئی کمی یا نقص محسوس ہو تو وہ کلی اختیار رکھتا ہو تاکہ دوسری جگہ سے فوری طور پر اس کمی کو پورا اور نقص دور کر سکے "

عرض کیا گیا کہ اس غرض کے لئے چار آدمیوں کی ایک کمیٹی مقرر ہے۔ آپ نے فرمایا:-

" بعض اوقات اتنا وقت نہیں ہوتا کہ کمیٹی بیٹھکر فیصلہ کر سکے اور نہ ہی دیگر کاموں کی وجہ سے افسر جلسہ سالانہ کو کوئی کمی پورا کرنے کی فرصت ہوتی ہے۔ اس کے لئے ایک خاص آدمی ہونا چاہیئے تاکہ جونہی اس کے پاس کسی جگہ سے سامان یا کارکنوں وغیرہ کی کمی یا کسی نقص کی اطلاع پہنچے تو وہ ہنگامی صورت میں اپنے اختیارات خصوصی سے انتظام کر سکے۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں کمیٹی کی طرف سے اس غرض کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مقرر کئے گئے۔

(الفضل ۲۵ر دسمبر ۱۹۴۰ء)

کامیابی اور درخواست دعا

اللہ تعالےٰ کے فضل سے مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے بڑے صاحبزادے محمد اسمٰعیل صاحب وسیم نے امسال ایم اے ہسٹری کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی ان کے لئے مبارک کرے اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔